بچہ کے سَرنَیم میں والد کا نام مٹا کر نئے شوہر کا نام لکھنا

الحمدللہ و الصلوۃ و السلام علی رسول اللہ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ باپ کے طلاق دینے کے بعد بچہ کا Surname بدلنے کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے۔ کیا ماں اس کے والد کا نام ہٹا کر اپنے نئے شوہر کا نام بچے کے نام کے ساتھ بطورِ Surname لگا سکتی ہے۔

سائلہ: جمیلہ فرام انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق و الصواب

بچہ کے نام کے ساتھ لگے ہوئے اصل والد کے نام کو ہٹا کر نئے شوہر نام نہیں لگا سکتے کیونکہ عرف یہی ہے کہ والد کا نام بچے کے نام کے ساتھ بطورِ Surname استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلا فاطمہ بنتِ زید کو فاطمہ زید لکھا جاتا ہے تاکہ پتا چل سکے کہ زید فاطمہ کا والد ہے۔ جب ایسا ہے تو اصل والد کا نام ہٹا کر نئے شوہر کا نام لکھنا گویا کہ اسے اس کے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا ہے جو کہ ناجائز اور اللہ عزوجل، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت کا موجب ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے: "مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیۡرِ اَبِیۡہِ فَعَلَیۡہِ لَعۡنَۃُ اللّٰہِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ لَا یُقۡبَلُ اللّٰہُ مِنۡہُ صَرۡفًا وَّلَا عَدۡلًا"

جو شخص اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے۔ اس پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

(کنز العمال، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب و لحاق الولد، الحدیث ۱۵۳۰۹، ج ۶، ص ۷۸)

دوسری حدیث میں ارشاد ہوا: "من ادعی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام" جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۱۹ /صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیہ و ھو یعلم ۱/ ۵۷)

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ ۲/ ۳۴۱/سنن ابن ماجہ کتاب الحدود ص ۱۹۱)

فتاوی فیض الرسول میں ہے کہ جب اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنے والے کے لیے یہ وعید ہے تو جو شخص کسی کو اس کے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو وہ بدرجہ اولی اس وعید کا مستحق ہے۔

[فتاوی فیض الرسول ج 2 ص 714]

بعض اوقات ایسا کرنے میں نیت یہ ہوتی ہے کہ بچہ کے ذہن سے اصل والد کو محو کر دیا جائے اور اسے یہی بتایا جائے کہ یہ نیا شوہر ہی تیرا اصل باپ ہے۔ اگر ایسی نیت ہے تو اور زیادہ حرام و ناجائز۔

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ ابوالحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Question:

What do the Scholars of the mighty shari'ah say regarding this case; changing the surname of the child after the father gives divorce? Is the mother allowed to remove the name of the child's father and place her new husband's name alongside the name of the child as a surname?

Questioner – Jameela from England

Answer:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

Removing the name of the child's actual father and replacing it with the new husband's name cannot be done. As the norm is that the father's name is used alongside the child's name as a surname. For example Fatima daughter of Zayd is written Fatima Zayd, so it is known that Zayd is the father of Fatima. Hence removing the actual father's name and writing the new husband's name is though the child is being ascribed to someone other than his real father, which is not allowed and deserving of the curse of Allah (عَزَّوَجَلَّ), the Angels and the whole of mankind, as it is stated in the hadith:

"Whosoever leaves his own father and ascribes himself to another, on this person is the curse of Allah (عَزَّوَجَلَّ), Angels and the whole mankind; Allah (عَزَّوَجَلَّ) will not accept his obligatory deeds nor his superogatory deeds."

(کنز العمال، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب ولحاق الولد، الحدیث ۱۵۳۰۹، ج۶، ص۷۸)

In the second hadith it is stated – "Whoever ascribes themselves to someone other than their own father; paradise is harām upon this person"

(صحیح البخاری کتاب المغازی ۲/ ۶۱۹ /صحیح مسلم کتاب الایمان باب حال من رغب عن ابیہ وھو یعلم ۱/ ۵۷)
(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ ۲/ ۳۴۱/سنن ابن ماجہ کتاب الحدود ص ۱۹۱)

It is stated in Fatāwā Faiz al-Rasūl when this is the warning for someone who relates themselves to someone other than their own father; then more deserving of this warning is that person who ascribes someone else to a person other than that person's own father (Fatāwā Faiz al-Rasūl Rasool Volume 2, Page 714).

Most of the time in doing this the intention is to move the actual father from the mind of the child and to tell the child that the new husband is the actual father. If this is the intention then it is even more harām and impermissible.

واللہ اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
Answered by Abu'l Hasan Mufti Qasim Zia al-Qādrī